مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے سر میں درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی عبد الغفور صاحب اور خواجہ خورشید احمد صاحب کو شاہ مسکین کے جلسہ پر بھیجا گیا۔

آج صبح ۱/۲ ۶ بجے بزم احمد کے زیر اہتمام حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دار الحمد میں تقریر فرمائی۔

جلد ۳۵ | ۴ ماہ وفا ۱۳۲۶ ش | ۱۴ شعبان ۱۳۶۶ ھ | ۴ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۵۷

حقوق ہمسائیگی اور اسلامی تعلیم

اسلام نے زندگی کے ہر پہلو اور ہر موقعہ کے لئے ہدایت دی ہے اور ادنےٰ سے ادنےٰ بات کو بھی نہیں چھوڑا۔ حقوق العباد میں حق ہمسائیگی بھی انسان پر ایک ایسا حق ہے۔ کہ جس کی اہمیت نہ صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال اور اسوۂ حسنہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے بھی ہمسایہ کے ساتھ جو سلوک مسلمانوں کو کرنا چاہیئے۔ وہ ذوی القربیٰ اور والدین کے حقوق سے کسی طرح کم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وبذی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم (النساء)

یعنی اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ اور اپنے والدین۔ قرابت داروں۔ یتیموں اور مسکینوں نزدیک و دور کے پڑوسیوں اور ہم نشینوں مسافروں اور اپنے ملازموں سے احسان کرو

اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں ان تمام لوگوں کا ذکر کر دیا ہے۔ جن کے ساتھ احسان کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ان لوگوں میں سے ہمسایہ بھی ہے خواہ وہ قریب کا ہمسایہ ہو یا دور کا ہمسایہ۔ اس میں مسلمان اور غیر مسلمان کی کوئی تفریق نہیں۔ بلکہ کوئی بھی ہو جو ہمسایہ کی تعریف میں آتا ہے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اس کے ساتھ اسی طرح کا نیک سلوک کرے جس طرح کا نیک سلوک اس کو اپنے والدین اقربا یتیموں۔ مسکینوں۔ مسافروں دوستوں۔ ملازموں سے کرنا چاہیئے۔ حق ہمسائیگی عام حق انسانیت سے بھی بالاتر ہے۔

اس اصول قرآنی کے متعلق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بھی سن لیجئے۔ ہم یہاں چند احادیث کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا تعالےٰ پر اور روز جزا پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ اپنے ہمسایہ کو ایذا نہ دے ؛ (بخاری)

(۲) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے ہمیشہ ہمسایہ کے حقوق کی محافظت کی تاکید کرتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا۔ کہ شاید عنقریب ہمسایہ کو وراثت کا حق بھی مل جائے گا۔ (ابن ماجہ)

(۳) حضرت ابو شریح العدوی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہے وہ آدمی ایمان نہیں لایا۔ خدا کی قسم ہے وہ آدمی ایمان نہیں لایا۔ خدا کی قسم ہے وہ آدمی ایمان نہیں لایا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کون؟ آپ نے فرمایا وہ شخص جس کی بدسلوکیوں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو۔ (بخاری)

(۴) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مجھے کس طرح معلوم ہو۔ کہ میں نے اچھا کام کیا ہے یا بُرا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تیرے ہمسائے کہیں کہ تونے اچھا کام کیا ہے۔ تو سمجھ لے کہ تونے اچھا کام کیا ہے۔ اور اگر وہ کہیں کہ تونے بُرا کام کیا ہے۔ تو سمجھ لے۔ کہ تونے بُرا کام کیا ہے ؛

(ابن ماجہ)

(۵) حضرت عبد الرحمن بن ابی قراد سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرے یا خدا تعالےٰ اور اس کا رسول اس کے ساتھ محبت کریں۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اپنے ہمسایوں کے حقوق ہمسائیگی کو اچھی طرح ادا کرے۔ (بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ)

ہم نے یہ چند احادیث پیش کی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھی بہت سے اقوال کتب احادیث میں اس مطلب کے بکھرے پڑے ہیں۔ ذرا ہر حدیث کے الفاظ پر غور فرمایئے۔ اور دیکھئے حقوق العباد میں سے حقوق ہمسائیگی کی نگہداشت اور پابندی کی کس قدر تاکید اور کیا کیا پہلو بدل کر کی گئی ہے۔

اس تعلیم کی موجودگی میں ایک سچے مسلمان سے کس طرح ممکن ہوسکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ہمسایوں کو (خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) قتل کرے یا ان کا مال و متاع لوٹ لے۔ یا ان کی جائداد کو نذر آتش کرے۔ لیکن کس قدر افسوس ہے۔ کہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مسلمان ان باتوں کو بالکل فراموش کر چکا ہے۔ بے شک ہم مانتے ہیں۔ کہ پہلے ہندو اور سکھ ہی نے اس طاغوتی سلسلہ کو شروع کیا۔ لیکن انتقام کا ہرگز مقصد یہ نہیں ہے کہ اگر رام سنگھ ہمارے آدمی کو قتل کردے۔ یا جگن ناتھ ہمارے لوگوں پر بم گرائے۔ تو ہم رام داس یا پریتم سنگھ جو ہمارے ہمسائے ہیں ان کو قتل کر دیں۔ یا ان کے مکان جلادیں۔ بے شک ہمارا حق ہے۔ کہ اگر دشمن ہم پر حملہ آور ہو تو اس کا ڈٹ کے مقابلہ کریں۔ اور اس کو زک پہنچائیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس بات سے منع کرتا ہے۔ کہ حملہ آوروں کی بجائے ان کی قوم کے کسی فرد کو نقصان پہنچایا جائے۔ اور خاصکر جیسا کہ قرآن کریم کی آیت مقدسہ اور اقوال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔ ہمسایوں کی جان کی حفاظت تو ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔ آخر یہ طاغوتی سلسلہ کہیں نہ کہیں تو ختم ہونا ہی ہے۔ تو پھر کیوں نہ ہم ہی اسکو ختم کریں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ اسلام ان کو اخلاق فاضلہ میں کیا سے کیا بنا دیتا ہے۔

پھر بہار آئی کھلا پھر گلستاں میرے لئے

(از عبد اللطیف صاحب ظہور انگلش ماسٹر)

بن گیا ہے قادیاں دارالاماں میرے لئے
چل رہی تھی گلشنِ اسلام میں بادِ خزاں

مشعلِ راہِ ہدیٰ بن کر چمک اٹھا ہے دیں
حق ادا کرتا ہیں ان کے عشق میں دل کھول کر

مال سے مطلب نہ مجھ کو جاہ وحشمت کا خیال
رحمۃ للعالمین کا اک نشاں میرے لئے

پھر بہار آئی کھلا پھر گلستاں میرے لئے
بن گیا اک ایک ذرہ ضوفشاں میرے لئے

کاش گر ہوتی حیاتِ جاوداں میرے لئے
ہے برابر عشق میں سود و زیاں میرے لئے

خوبیٔ قسمت پہ مجھکو کیوں نہ ہو ناز اے ظہور
احمدؑ و محمودؓ ہیں جب مہرباں میرے لئے

نتیجہ امتحان ”ہمارا خدا“

کتاب ”ہمارا خدا“ کا نتیجہ بعض موانعات کی وجہ سے ۱/۷/۴۷ کو شائع نہیں ہوسکا۔ ۵/۷/۴۷ کو انشاء اللہ شائع ہو جائے گا۔ امیدواران مطلع رہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں اور افراد

دفتر اول کے تیرھویں اور دفتر دوم کے سال سوم کی رقوم ۲۹ رمضان المبارک تک مرکز میں داخل کرنے کی جدوجہد کریں۔ تا وہ سابقون الاولون کی صف اول میں بھی آجائیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا بھی لینے والے ہوں۔ نیز غلہ فنڈ امداد عزبار بھی جلد تر ملنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے (وکیل المال تحریک جدید)

اعلان

ایک نومسلم میرے پاس ہیں۔ جو باورچی کا کام بہت عمدہ کر سکتے ہیں۔ جو دوست انہیں ملازم رکھنا چاہیں۔ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔
بی۔ اے حامد منیجر بیمہ کمپنی ۱۴ ٹمپل روڈ لاہور

درخواست دعا

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت میاں شریف احمد صاحب بدستور بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

لاہور کبھی لاہور ہوتا تھا

ویر بھارت (۲ جولائی) میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں لاہور کی بربادی پر خون کے آنسو بہائے گئے ہیں۔ مضمون نویس لکھتا ہے:۔ ”بمبئی اور کلکتہ کے لوگ بجا طور پر کہنے لگ پڑے تھے۔ کہ جس نے لاہور نہیں دیکھا۔ وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ مگر آج اس لاہور کی حالت کو دیکھ کر ان خون کے آنسو رونے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ نہ سڑکوں پر چہل پہل۔ انارکلی دو دن کھلتی ہے تو چار دن بند۔ دکانیں بند ہیں۔ نہ تو کوئی لڑائی ہوئی۔ نہ حملہ ہوا۔ مگر لاہور سنسان ہوگیا۔ حد بندی کے بعد لاہور سرحدی شہر یا چھاؤنی بن جائے گا۔ پھر نہ وہ لاہور۔ لاہور ہوگا۔ نہ پہلے کی سی رونق اور چہل پہل۔ اس وقت جو حالت ہے اس کو دیکھ کر بے اختیار کہنا پڑتا ہے۔ کہ ع ہم نے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ لاہور کو کسی کی نظر کھا گئی ہے۔ اکمل

آتجھے اک وادیٔ جنت نشاں تک لے چلوں

(از ملک عطاء الرحمٰن صاحب گجراتی)

اے مسافر آتجھے میں قادیاں تک لے چلوں
فتنۂ دنیا سے تنگ آیا ہے گھبرایا ہے.... تو

دور ہے جو شیطنت سے جس میں رہتے ہیں ملک
”قادیاں تک لے چلوں دارالاماں تک لے چلوں

آتجھے اک وادیٔ جنت نشاں تک لے چلوں
اس زمیں تک لے چلوں اس آسماں تک لے چلوں

کیوں بھٹکتا ہے تیری راہِ ہدیٰ گم ہوگئی
آتجھے میں مہدیٔ آخر زماں تک لے چلوں

نوٹ:۔ پہلا مصرعہ کسی صاحب کا ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزۃ القدر عطیۃ اللہ بیگم بنت چودھری احمدؐ شکر اللہ خاں صاحب عزیز امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بخار سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(۲) بنی سر روڈ سندھ ۲ جولائی۔ مکرم مرزا صالح علی صاحب بذریعہ تار درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کی صاحبزادی ۲۸ روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہے۔ تا حال افاقہ نہیں ہوا۔ صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا محمد صدیق نام عمر تقریباً ۱۴ سالہ ۲۳ جون ۱۰ بجے کے بعد سے گم ہے۔ قمیص اور چادر ململ کی اور کالی ٹوپی پہنے ہوئے ہے۔ آنکھوں سے بھی کچھ معذور ہے۔ اگر کسی دوست کو کسی قسم کا کوئی پتہ ملے تو تعلیم الاسلام کالج قادیان کے دفتر میں اطلاع دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار الٰہی بخش مددگار کارکن تعلیم الاسلام کالج قادیان

لاہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

اور

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شہادات

لاہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئی فرمائی ہے اس کے متعلق الفضل مورخہ ۳۰ جون اور یکم جولائی میں بعض روایات شائع کی جا چکی ہیں۔ اب اسی سلسلہ میں بعض اور شہادات صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موصول ہوئی ہیں۔ جو درج ذیل کی جاتی ہیں۔ اس بارہ میں اگر کسی اور دوست کے پاس کوئی روایت محفوظ ہو تو اسے بھی الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوا دیا جائے (ایڈیٹر)

(۱)

ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب مہاجر دہلوی محلہ دارالفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار نے ریاست کپورتھلہ سے سنہ ۱۹۰۰ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت بابرکت میں بذریعہ خط بیعت کی۔ اور جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کے پہلے ہفتہ میں قادیان حاضر ہو کر حضور کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ (جو ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے) ان سے کپورتھلہ میں سنہ ۱۹۰۱ء میں میں نے لاہور کی تباہی کے متعلق سنا تھا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی ہے کہ لوگ کہیں گے کہ لاہور بھی کبھی شہر ہوتا تھا۔

نیز مجھے یاد ہے کہ شاید سنہ ۱۹۲۹ء میں لاہور میں چند مرتبہ زلزلے آئے۔ اس کا ذکر اکثر اخباروں میں نکلا۔ اور یہ بھی شائع ہوا۔ کہ ماہرین طبقات الارض نے کہا ہے۔ کہ لاہور کے نیچے آتشگیر مادہ ہے۔ یہ پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ ممکن ہے لاہور کی اسی آتشگیر مادہ سے تباہی ہو جائے۔

(۲)

مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ تحریر فرماتے ہیں:-

الفضل میں لاہور کی تباہی کے متعلق شائع ہونے والی روایات کے سلسلہ میں عرض ہے۔ کہ غالباً جون سنہ ۱۹۰۴ء تھا اور الہامات الٰہیہ عفت الدیار محلھا ومقامھا اور انی احافظ کل من فی الدار وغیرہ نازل ہو چکے تھے۔ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام گورداسپور کی عدالتوں والی سڑک کے بائیں طرف دشہر سے سٹیشن جاتے ہوئے) شیشم کے درختوں کے نیچے زینت فرمائے مجلس تھے۔ اس وقت کچھ لوگ لاہور سے آئے۔ اور لاہور کی عظمت کا قادیان کے مقابل پر ذکر چل پڑا۔ اس وقت حضور کی آواز بلند ہو گئی۔ اور حضور نے لاہور کے مستقبل پر بطور پیشگوئی فرمایا۔ لوگ کہیں گے۔ کہ لاہور بھی کوئی شہر تھا

ان دنوں گورداسپور میں کوئی مقدمہ تھا۔ اور یہ عاجز یورپ سے آکر مجلس مبارک میں حاضر ہوا اور سڑک کے نزدیک تھا۔ اور پُرجلال آواز سنکر میں نزدیک جا بیٹھا۔ اور حضور کے کلمات سے محظوظ ہوا۔

(۳)

محترمہ عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم و مغفور تحریر فرماتی ہیں۔

کئی دنوں سے جب سے لاہور میں فسادات شروع ہوئے مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاہور کے متعلق پیشگوئی یاد آ رہی تھی۔ میرا ارادہ بھی اس کے متعلق کچھ لکھنے کا تھا۔ مگر صحت کی خرابی کی وجہ سے نہ لکھ سکی۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ میں نے والد صاحب مرحوم و مغفور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور والدہ صاحبہ غفر اللہ لہما سے سنا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لاہور کے متعلق یہ الہام ہے۔ کہ "لاہور بھی کبھی تھا"۔ ہم لوگوں کو چونکہ لاہور سے تعلق ہے۔ ہمارے آباء و اجداد وہیں آکر آباد ہوئے اور وہیں رہے۔ سارے خاندان میں سے خدا تعالےٰ نے والد صاحب کو ہی یہ سعادت عظمےٰ عطا فرمائی۔ کہ آپ اپنے خاندان کو چھوڑ کر طالب علمی کے زمانہ میں ہی قادیان آکر بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے ابتداء میں ہی بیعت کی تھی۔ ابھی ہمارے دادا صاحب زندہ ہی تھے۔ چونکہ مجھے آپ کی بیعت کے حالات اور خاندانی حالات معلوم کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس لئے میں والد صاحب مرحوم سے وقتاً فوقتاً سوالات کرتی رہتی تھی۔ اس کے نتیجہ میں مجھے باقی رشتہ داروں کو تبلیغ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور میں نے لاہور کے رشتہ داروں سے ملنا جلنا اور ان کو قادیان میں بلانا اور خود ان کے ہاں جا کر تبلیغ وغیرہ کا سلسلہ تقریباً ۲۰ سال سے بھی زائد عرصہ تک جاری رکھا۔ اسی اثناء میں وہ لوگ کبھی کبھی اپنی دینی و دنیاوی امارت کا اظہار کرتے۔ اور والد صاحب کے لاہور چھوڑنے پر قادیان کی ایک گاؤں کے لحاظ سے تحقیر بھی کر دیتے۔ تو میں جواباً یہ پیشگوئی لاہور کے متعلق ان کو سنا دیتی۔ جو میں نے اپنے والدین سے سنی تھی۔ اس لئے مجھے تو شرح صدر سے یہ یقین ہے۔ کہ پیشگوئی کے یہی الفاظ ہیں۔ کہ لاہور بھی کبھی تھا۔ اس بارہ میں الفضل کا مضمون پڑھنے سے پہلے بھی جب میں نے لاہور کے فسادات کی خبریں پڑھیں تو فوراً یہی الفاظ میرے ذہن میں آئے تھے۔ اس پیشگوئی کا پورا ہونا لاہور والوں کے لئے بحیثیت مجموعی کامل اتمام حجت ہے۔ انفرادی لحاظ سے ہمارے دادا صاحب کے خاندان کے لئے بھی آج سے چالیس پچاس سال پہلے اس خاندان کو علوم دینیہ کا عالم اور شریعت اسلامی کا حامل سمجھا جاتا تھا۔ اور

نقش برآب

ہے نقش برآب ہر نگار ہستی
ہر خانہ و باغ لالہ زار ہستی
ہر مرت ہے نیست اے عزیز من
ہستی کو نہیں اعتبار ہستی

قیس مینائی

یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا

نو افراد احمدیت میں داخل ہوئے

میکا (سیرالیون) میں ایک نئی جماعت کا قیام

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب "بانڈاجمہ یا دی" سے مورخہ ۶/۴ کو تحریر کرتے ہیں۔ کہ بفضلہ تعالےٰ میکا (Mecka) مقام پر نو افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ۔

اس طرح سیرالیون میں ایک اور نئی جماعت پیدا ہو گئی۔

بھی ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ چنانچہ دادا صاحب لاہور کے قاضی القضاۃ اور انجمن حمایت اسلام کے صدر رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ہمیشہ والدہ صاحبہ کو فرماتے کہ آپ تو ہماری بھاوج ہیں۔ آپ کے خسر ہمارے استاد تھے۔ استاد بجائے والد ہوتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب ہمارے بھائی ہیں۔

میں نے جب مولوی کا امتحان دینا تھا۔ تو حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کے گھر پڑھنے جایا کرتی تھی۔ آپ بھی فرماتے۔ کہ ہم نے تمہارے دادا صاحب سے تعلیم حاصل کی ہے۔ اور آپ مجھے اس وقت کی بہت باتیں سنایا کرتے تھے۔ اور بہت شفقت اور توجہ سے پڑھاتے اور فرماتے۔ تم تو ادب عربی و فارسی اور علوم دینیہ کے عالم خاندان سے ہو۔ تم کوشش کرو تو ضرور علم حاصل کر لوگی۔ ایسے ہی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے خود بتایا کہ آپ نے بھی دادا صاحب مرحوم سے تعلیم حاصل کی ہے۔ آپ ہم لوگوں سے ہمیشہ بہت شفقت و محبت سے ملتے تھے۔ نیز مولوی عبیداللہ صاحب بسمل مرحوم اور مولوی تاج الدین صاحب مرحوم بھی آپ کے شاگرد تھے۔ دادا صاحب نے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت بالکل نہیں کی۔ والد صاحب کی بیعت پر بھی برا نہیں منایا تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کفر کا فتویٰ لیکر آپ کے پاس بھی گیا تھا۔ کہ اپنی مہر اس پر ثبت کر دیں۔ مگر آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں حضرت کو بزرگ مومن اسلام کی مدد کرنے والا مانتا ہوں۔ اس فتویٰ پر مہر لگا کر گنہگار نہیں بننا چاہتا۔ ۱۸۹۷ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے والد صاحب کو جو خط اظہار افسوس میں بھیجا وہ [illegible] کا ہے۔ اس میں آپ نے نہایت محبت سے اپنے والد صاحب کی وفات کی مثال دی ہے۔ اور الیس اللہ بکاف عبدہ والی پیشگوئی تحریر فرما کر بھی والد صاحب کو تسلی دی ہے۔ سبحان اللہ

یہ قدر دانی اور شفقت و محبت خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص انعام تھا۔ جس نے والد صاحب کو خالص خدا تعالیٰ اور اس کے محبوب کی محبت میں محو کر دیا۔ اور سب دنیاوی تعلقات اور خاندانی وجاہت چھوڑ کر وہ دیار محبوب میں آ گئے۔ اور آپؑ کے اصحاب میں شامل ہوئے۔

دادا صاحب کی وفات کے بعد ہی اس خاندان کی وجاہت کم ہونی شروع ہوئی کیونکہ بعد میں کچھ کٹر وہابی اور حنفی تھے۔ جو دن بدن مخالفت میں بڑھتے گئے۔ باقی اولاد نے اسلام کی طرف توجہ ہی چھوڑ دی۔ اب نہ ان میں دنیاوی لحاظ سے کوئی خصوصیت ہے۔ نہ دینی اور علمی امتیاز ہی رہا جو کبھی تھا۔ والد صاحب کو جو امتیاز خدا تعالیٰ نے دیا وہ تو ہمیشہ قائم رہے گا۔ انشاء اللہ

احباب سے درخواست ہے کہ اب جبکہ ہم لوگ اپنے والدین کے سایہ سے محروم ہو گئے ہیں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم سب بہنوں اور بھائیوں کو اپنے فضلوں سے حصہ دے۔ آمین۔

عاجزہ کی صحت بہت خراب رہتی ہے اس لئے احباب و بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔

دعا

مکرم شیخ عبدالحمید صاحب اڈیٹر لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔ الفضل مندرجہ ۳۰ جون میں لاہور کے متعلق مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس بارے میں عرض ہے۔ کہ غالباً ۲۴ یا ۱۹۲۵ء میں جبکہ میں میکلوڈ روڈ پر رہا کرتا تھا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی میرے مکان پر فروکش تھیں۔ ایک دن ٹانگہ میں حضور کے ہمراہ سیر کو گیا۔ جب ہم ایمپرس روڈ پر پہنچے۔ تو میں نے حضور سے دریافت کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی لاہور کی تباہی کی نسبت مشہور ہے۔ کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ لوگ کہیں گے کہ یہاں لاہور شہر ہوتا تھا۔ یا ایسے ہی کچھ الفاظ ہیں۔ کیا حضور کو صحیح الفاظ یاد ہیں۔ اس پر حضرت ام المومنین نے فرمایا۔ صحیح الفاظ تو مجھے بھی یاد نہیں۔ مگر اس کا یہی مطلب نہیں۔ کہ لاہور ضرور تباہ ہو جائے گا۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ کہ لاہور کی شان و شوکت جو اب ہے۔ وہ نہ رہے۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ کہ گورنمنٹ سیٹ بدل جائے۔ گورنر اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور سے جالندھر بدل لے تو لاہور کی وہ شان نہیں رہ سکتی جو اب ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا۔ قرین قیاس یہی ہے۔ کہ جو شہرت اب اس کو حاصل ہے۔ وہ نہ رہے۔ اور معمولی شہر بن کر رہ جائے۔ جس کو کوئی خاص اہمیت حاصل نہ ہو۔

ہالینڈ میں لوائے احمدیت لہرانے کی تیاریاں

جناب حافظ قدرت اللہ صاحب کی لنڈن سے روانگی

لنڈن ۲ جولائی۔ جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جناب حافظ قدرت اللہ صاحب مولوی فاضل واقف زندگی کو ہالینڈ میں احمدیت کا مرکز قائم کرنے کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے کامیابی کے سامان پیدا فرمائے۔ اور بہت جلد عیسائی دنیا کو احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی سعادت حاصل ہو۔

اضافہ حصہ وصیت

مندرجہ ذیل خواتین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اپنی وصیت کے حصہ میں حسب ذیل اضافہ فرمایا ہے:۔

(۱) مہر بی بی صاحبہ اہلیہ مہر الدین صاحب پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۶ حصہ کی کر دی ہے۔

(۲) امام بی بی بنت میاں علی بخش صاحب پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۹ حصہ کی کر دی ہے۔

(۳) خدیجہ بنت احمد الدین صاحب پہلے ۱/۸ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۷ حصہ کی کر دی ہے۔

(۴) نصرت بی بی صاحبہ اہلیہ عبدالستار صاحب پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۹ حصہ کی کر دی ہے۔

(۵) آمنہ بیگم اہلیہ لیس نائک عبدالغفار صاحب پہلے ۱/۵ حصہ کی وصیت تھی اب ۱/۴ حصہ کی کر دی ہے۔

(۶) صفیہ صادقہ بیگم اہلیہ چوہدری منظور احمد خاں صاحب ثاقب پہلے ۱/۵ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اب ۱/۴ حصہ کر دی ہے۔

(۷) فتح بی بی صاحبہ بیوہ خدا بخش صاحب پہلے ۱/۸ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۷ حصہ کی کر دی ہے۔

(۸) مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مبارک علی صاحب پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۸ حصہ کی کر دی ہے۔

(۹) جنت خاتون صاحبہ اہلیہ بابو نور محمد صاحب اوورسیر پہلے ۱/۵ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۴ حصہ کی کر دی ہے۔

(۱۰) اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد امین صاحب پہلے ۱/۹ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۸ حصہ کی کر دی ہے۔

(۱۱) ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد علی اظہر صاحب پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی۔ اب ۱/۹ حصہ کی کر دی ہے۔

(۱۲) جیون صاحبہ بنت کالو پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی تھی اب ۱/۹ حصہ کی کر دی ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

احمدی ڈرافٹسمین اور نقشہ نویسوں کی فوری ضرورت

ایک فوری اور ضروری کام کے لئے احمدی ڈرافٹسمین اور نقشہ نویسوں کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے جو احمدی ڈرافٹسمین اور نقشہ نویس اعلان کو دیکھیں۔ فوری طور پر قادیان پہنچ جائیں۔ دیگر احباب جماعت کو بھی اگر احمدی ڈرافٹسمین اور نقشہ نویسوں کا علم ہو تو وہ فوری طور پر ان کا نام اور مکمل پتہ دفتر ہذا میں ارسال کریں۔ اور انہیں فوراً بھجوانے کا انتظام کریں۔ اس اعلان کے مخاطب صرف پرائیویٹ کام کرنے والے یا پنشنر احباب ہی مخاطب ہیں۔ بلکہ ملازمت پیشہ طبقہ بھی اس اعلان کا مخاطب ہے۔ یہ کام ۱۲ جولائی تک رہے گا۔ اس لئے رخصت حاصل کر کے فوراً یہاں پہنچ جانا چاہیئے۔ (انچارج دفتر قیام امن)

نئے ارض وسماء

الحرکۃ الاحمدیہ فی الدیار العربیہ

(مختصر تبلیغی رپورٹ دار التبلیغ حیفا فلسطین)

از مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ بلاد عربیہ

عام حالات

آجکل فلسطین جن حالات میں سے گذر رہا ہے۔ ان کا اندازہ لگانا اخبار بین حضرات کے لئے مشکل نہیں۔ دنیا میں ایک ایسا شور برپا ہے۔ کہ گویا گذشتہ جنگ عالمگیر کا مقصد وحید صرف یہی تھا کہ فلسطین یہودیوں کے حوالے کر دیا جائے۔ امریکہ ویورپ کی تمام کانفرنسوں اور مجالس واخبارات میں جو امر کثرت سے زیر بحث آرہا ہے۔ اس کا نقطۂ مرکزی یہی مشرق وسطےٰ میں تجارت اور وہاں کے پٹرول پر قبضہ کرنے میں مسابقت ہی ہے۔

فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کی مختصر کیفیت یہ ہے۔ کہ فلسطین میں موجود یہودی ایک طرف تو تمام بیرونی ممالک میں پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ فلسطین کے دروازے ہر ملک کے آنے والے یہودیوں کے لئے کھولنا برٹش گورنمنٹ کا فرض ہے۔ دوسری طرف ہر ماہ سینکڑوں اور بعض دفعہ ہزاروں کی تعداد میں یہودی خلاف قانون سمندر کے رستے اور جہازوں کے ذریعہ فلسطین چلے آتے ہیں دولت برطانیہ اس پر یہ کارروائی کرتی ہے کہ پہلے ان جہازوں کو فلسطین کے سمندر میں داخل ہونے کی راہ دکھاتی ہے۔ پھر انہیں اس بہانہ سے حیفا لے آتی ہے۔ اور اس کے بعد انہیں خلاف قانون افراد شمار کر کے سائپرس میں بھیج دیتی ہے جب یہ خلاف قانون افراد وہاں ایک دو ماہ گورنمنٹ فلسطین کے خرچ پر تازہ دم ہو جاتے ہیں۔ تو انہیں نقل مکانی کا سرٹیفکیٹ بخش دیتی ہے۔ اور قانونی طور پر انہیں فلسطین میں داخل کر دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ گورنمنٹ کے اپنے بیان کے بموجب یہ ہے کہ ایسے مہاجروں کی تعداد نصف لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب گورنمنٹ برطانیہ یہ اعلان کرنے میں خوشی محسوس کرے گی کہ والایات متحدہ امریکہ کے پریذیڈنٹ کے مطالبہ کو ہم نے ایک سال کے اندر اندر ایک لاکھ یہودی بسا کر پورا کر دیا ہے۔ اب امریکہ ہماری مدد کرے اور فلسطین میں ہمارا تسلط قائم رہنے میں ہمارا مزاحم نہ ہو۔

ادھر یہاں یہودیوں نے قیامت برپا کر رکھی ہے۔ کئی دفعہ اس عرصہ میں ریلوے لائنز کو اڑا دیا گیا۔ حیفا پورٹ کو شعلہ نار کر کے خاک سیاہ کر دیا۔ برٹش آفیسرز کلب بیت المقدس کو بموں سے ہباءً منثورا کر دیا شل کمپنی (حیفا) کے مٹی کے تیل کے کنوؤں کو آگ لگا دی۔ اور گورنمنٹ کے اندازہ کے مطابق پانچ لاکھ پاؤنڈ یعنی ۶۶,۶۶,۶۶۵ روپے کا نقصان ہوا۔ کئی مرتبہ ریل گاڑی کا سفر بند رہا۔ آخر گورنمنٹ نے یہ اعلان کر دیا کہ تمام برطانوی رعایا (عورتیں اور بچے) فلسطین سے نکل جائیں۔ اور حکومت کے اخراجات پر اپنے اپنے ممالک کو واپس چلے جائیں جو یہاں باقی رہیں ان کے لئے ہر شہر میں "خاص علاقے" (Protected Areas) قائم کر دئیے گئے ہیں۔ اور وہ ان قلعوں میں محبوس رہتے ہیں۔ چھ بجے شام کے بعد کسی برطانوی رعیت کو اپنے "قلعہ" سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں۔ اور کثرت سے کرفیو آرڈر نافذ رہتا ہے۔ ایک ماہ کے قریب مارشل لاء بھی نافذ رہا۔

اس کے بالمقابل تمام عربی ممالک میں فلسطین کیلئے ایک بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے۔ اور عرب انتہائی کوشش کر رہے ہیں کہ انگریزوں کو شام و لبنان ومصر کی طرح فلسطین سے بھی "جلا وطن" کر دیا جائے۔ اور اڈ کابور یالسبنر یہاں سے بھی گول کر دیا جائے۔ اکثر عربوں کا منتہائے نظر آجکل یہی ہے کہ جس طرح بھی ہو یہودی لوگوں کو یہاں سے نکال دیا جائے۔ (باقی)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اغیار کی نظر میں!

از ہارون رشید صاحب ارشد

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت وحقانیت کے متعلق بعض مؤرخین نے بسیط و طویل مضمون لکھے ہیں۔ جس میں انہوں نے آپ کی صداقت کا اعتراف کیا ہے۔ لیکن ان کے علاوہ بعض ایسے بھی محققین گذرے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی طویل مضمون تو نہیں لکھا۔ لیکن محققانہ ومنصفانہ نقطہ نظر سے مختصر الفاظ میں حضور اقدس کی صداقت وبزرگی کا اعتراف کیا ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت بدرجہ اتم واکمل ثابت ہوتی ہے۔ ذیل میں چند ایک کے اقوال درج کئے جاتے ہیں۔

مسٹر ای۔ اے فریمین لکھتے ہیں کہ "اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پکے راستباز اور سچے ریفارمر تھے۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو ہرگز اپنے مقدس مشن میں آخر تک مستقل اور ثابت قدم نہ رہ سکتے۔ وہ ڈگمگا جاتے اور ان کو لغزش واقع ہو جاتی"۔

مسٹر ڈبلیو ڈبلیو آئرلینڈ لکھتے ہیں کہ "یہ احمقانہ خیال کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دھوکہ باز یا جادوگر تھے۔ اس قدر ناقابل یقین اور مضحکہ انگیز ہے کہ کوئی شخص بھی جو عقل صحیح رکھتا ہے اور ذرا بھی تحقیقات میں شعور رکھتا ہے ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہیں تسلیم کر سکتا"۔

ڈاکٹر "اوگسٹ" لکھتے ہیں کہ "حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سچے معنوں میں ریفارمر تھے۔ وہ ہماری تعریف وتعظیم کے مستحق ہیں۔ اور وہ "رسول" کے نام کے شایاں ہیں"۔

مسٹر جان ڈیون پورٹ لکھتے ہیں "حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت اور خلوص کا یہ پکا ثبوت ہے۔ کہ سب سے پہلے جو ایمان لانے والے ہیں وہ آپ کے گھر والے اور اقارب ہیں۔ یہ سب آپ کی خانگی زندگی اور تمام حالات سے بخوبی اور پورے پورے واقف تھے۔ اگر ان میں صداقت اور خلوص نہ پایا جاتا۔ تو وہ ضرور اعتراضات واختلافات کا طوفان برپا کر دیتے"۔

مسٹر ہورس لکھتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک گمراہ قوم کو جس کا صدیوں سے کوئی نظم وتمدن نہیں تھا۔ جو نہایت حقیر وذلیل ہو چکی تھی۔ اخلاص واتحاد کی رسی میں جکڑ باندھ کر بام ترقی پر پہنچا دیا تھا۔ ان کو ایسا جکڑا تھا کہ وہ اپنی جان اور مال سب سب کچھ ان پر قربان کرنے کو تیار ہو گئے تھے۔ اہل انصاف کو یقین ہے کہ خدا نے ہی ان کو اصلاح پر مامور کیا تھا۔

مسٹر سیل لکھتے ہیں کہ "میں نے اپنی تحقیقات میں کوئی ثبوت ایسا نہیں پایا کہ جس سے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دعوئ رسالت میں شبہ پیدا ہو سکے۔ یا آپ کی مقدس ذات پر فریب ومکر کا الزام لگایا جا سکے۔

لفٹنٹ کرنل سائکس لکھتے ہیں "کوئی منصف مزاج شخص حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات زندگی مطالعہ کرنے کے بعد ان کی اولوالعزمی اخلاقی جرأت۔ خلوص نیت۔ سادگی اور رحم وکرم کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا پھر انہی صفات کے ساتھ استقلال عزم اور معاملہ فہمی کی قابلیت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ یہ یقینی ہے کہ آپ نے اپنی سادگی، لطف وکرم اور اپنے اخلاق کو بلا خیال مرتبہ قائم رکھا"۔

مسٹر گبن لکھتے ہیں کہ "ہر انصاف پسند شخص یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تبلیغ وہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) شاہی شان وشوکت کو بالکل حقیر سمجھتے تھے۔ گھر کے ادنیٰ سے ادنیٰ کام اپنے ہاتھ سے کرتے۔ آگ سلگاتے۔ جھاڑو دیتے۔ جوتیاں گانٹھتے اور دودھ دوہتے۔ کپڑوں میں اپنے ہاتھ سے پیوند لگاتے۔ جو کی روٹیاں کھاتے۔ مہمانوں کو اچھا کھلاتے۔ مگر آپ کے گھر میں اکثر مہینوں تک آگ نہ سلگتی۔ دودھ اور شہد بہت بھاتا تھا۔ معمولی خوراک کھجوریں اور پانی تھی"۔

قابل توجہ حفاظ جماعت احمدیہ

نظارت تعلیم و تربیت میں رمضان المبارک میں تراویح کیلئے بعض جماعتوں کی طرف سے قرآن کریم کے حفاظ کا مطالبہ ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ کے حفاظ جو کسی جماعت میں جاکر تراویح پڑھانے کی خدمت سرانجام دے سکتے ہوں۔ وہ فوراً نظارت ہذا میں اطلاع فرماویں:۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔

16

ضروری خبریں

کلکتہ مغربی بنگال کا حصہ نہیں بن سکتا

تحقیقاتی کمیشن کا بیان

کلکتہ ۲ رجولائی ۔ اسلامیہ کالج کلکتہ کے پرنسپل ڈاکٹر زبیری کی صدارت میں مشرقی بنگال کی سرحدوں کے تعین کے متعلق جو تحقیقاتی کمیشن مقرر کی گئی تھی ۔ اس کی رائے یہ ہے کہ ہندوستان کے تمام شہروں کے مقابلے میں کلکتہ میں مسلمانوں کی سب سے زیادہ آبادی ہے ۔ اسلئے محض آبادی کی بناء پر مسلمانوں کے حقوق نظر انداز نہیں کئے جا سکتے ۔ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کی رو سے کلکتہ کی کل ۲۱۰۸۸۸۰ آبادی میں سے ۴۹۷۵۳۵ مسلمان اور ۱۴۸۲۷۸۲ ۔ اونچی ذات کے ہندو ہیں ۔ انکا فیصدی تناسب بالترتیب ۶ ر ۲۳ اور ۶ ر ۲۲ ہوتا ہے ۔ اچھوتوں کی آبادی کا تناسب فیصدی ۶ ر ۲ ہے ۔ باقی آبادی ان مزدور پیشہ لوگوں پر مشتمل ہے ۔ جو وہاں کے مستقل باشندے نہیں اور کلکتہ میں آتے جاتے رہتے ہیں ۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ تمام کا تمام کلکتہ مغربی بنگال کو دے دیا جائے ۔

تین وزرائے خارجہ کی کانفرنس ناکام ہوگئی

روس کی طرف سے برطانیہ اور فرانس کی شدید مذمت

پیرس ۲ رجولائی ۔ رائٹر کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر مارشل نے یورپ کی اقتصادی مدد کرنے کے لئے جو سکیم پیش کی تھی اس کے سلسلے میں برطانیہ فرانس اور روس کے وزرائے خارجہ میں سمجھوتے کی آخری کوشش بھی ناکام ثابت ہوئی ہے ۔

کل تینوں وزرائے خارجہ کے درمیان پانچویں بار گفت و شنید ہوئی جو دو گھنٹے تک جاری رہی ۔ موسیو مولوٹوف نے برطانیہ اور فرانس کی پالیسی کی شدید مذمت کی اور کہا یہ پالیسی برطانیہ اور اسکے حلیفوں کو یورپ کے دیگر ممالک سے الگ کر دے گی ۔ اور ان کے درمیان اختلافات کی وسیع خلیج حائل ہو جائے گی ۔ جو مستقبل میں شدید الجھنیں پیدا کرنے کا موجب بن جائے گی ۔ موسیو مولوٹوف نے برطانیہ امریکہ اور فرانس پر سخت حملے کئے ۔ کسی ایک بات پر بھی تینوں اکابرین میں سمجھوتہ نہ ہو سکا ۔ امید ہے کہ آج موسیو مولوٹوف واپس ماسکو روانہ ہو جائینگے ۔

باخبر سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ اب برطانیہ اور فرانس روس کو نظر انداز کر کے یورپ کے زیادہ سے زیادہ ممالک کو ایک پالیسی پر متفق کرنے کی کوشش کریں گے ۔ اس ضمن میں روس اور سپین کے سوا باقی سب یورپین ممالک کو گفت و شنید میں حصہ لینے کی دعوت دی جائے گی ۔

مسٹر بیون بھی عنقریب عازم لندن ہو جائینگے ۔ لیکن ان کے بعض رفقاء فرانس کے ذمہ دار احکام سے مل کر مزید کارروائی کرتے رہیں گے ۔

ریاستوں کی خود مختاری برداشت نہیں کیجائیگی

جواہر لال نہرو کا اعلان

نئی دہلی ۔ یکم جولائی ۔ آج مسٹر جواہر لال نہرو نے دہلی پر ووِنشل کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ ہندوستانی ریاستوں کے سامنے دو ہی راستے ہو سکتے ہیں یا تو وہ انڈین یونین میں شامل ہو جائیں اور یا ایسی پوزیشن منظور کر لیں جس میں انڈین یونین کو ان پر کچھ اختیار حاصل رہے

گذشتہ سال انگریزوں نے اعلان کیا تھا کہ اقتدار اعلےٰ ختم ہو جائیگا ۔ اور اقتدار اعلیٰ کے تمام اختیارات ریاستی حکمرانوں کو واپس دیدیئے جائینگے ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ایک غلط قدم تھا ۔

انہوں نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ جب انڈین یونین کی مضبوط مرکزی حکومت قائم ہو جائیگی تو ایسے چھوٹے چھوٹے خود مختار حصوں کو برداشت نہیں کیا جائیگا ۔ جو غیر ملکی طاقتوں سے تعلقات قائم کر کے ہندوستان کے خطرے کا باعث ہوں ۔ یہ آئینی سوال نہیں بلکہ حقیقت الامر ہے ۔

ڈومینینز آفس کے نام میں تبدیلی مسٹر اٹیلی کا اہم اعلان

لنڈن ۲ رجولائی آج برطانوی پارلیمنٹ کے دارالعوام میں مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا کہ ڈومینینز آفس کو آئندہ کامن ویلتھ ریلیشنز آفس کہا جائے گا ۔ اور سیکرٹری آف سٹیٹ فار ڈومینینز آفیسر کے عہدے کا نام سیکرٹری آف سٹیٹ فار کامن ویلتھ ریلیشنز رکھدیا جائے گا ۔ مسٹر اٹیلی نے یہ اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ڈومینین کے لفظ سے ان تعلقات کا غلط اندازہ لگایا جاتا ہے جو برطانیہ اور درجہ نوآبادیات حاصل کرنے والے ممالک کے درمیان ہیں ۔

وزارت ۔۔۔ مگر بغیر اختیارات کے

کلکتہ ۲ رجولائی ۔ گورنر بنگال نے انتقالِ اقتدار تک کے لئے بنگال کے نظم و نسق کے سلسلے میں مندرجہ ذیل انتظامات کا اعلان کیا ہے ۔

بنگال کے غیر مسلم اکثریت کے علاقوں کو نمائندگی کا حق دینے کے لئے ایک وزارت نامزد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اگرچہ نظم و نسق کی ذمہ داری بدستور موجودہ وزارت ہی پر ہو گی ۔ مگر ان تمام امور میں جن کا تعلق مغربی بنگال سے ہو گا اس وزارت کی رائے اور نظریہ کا لحاظ رکھا جائے گا ۔

مسٹر گاندھی کو ریٹائر ہونے کا مشورہ

نئی دہلی ۲ رجولائی ۔ آج پرارتھنا کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے اس امر کا انکشاف کیا کہ بعض لوگ مجھے مشورہ دے رہے ہیں کہ میں ہندوستانی سیاست سے بالکل دست کش ہو جاؤں کیونکہ میں ان کے نزدیک غلط مقاصد کے پیچھے پڑا ہوا ہوں ۔ اور اس طرح اپنی زندگی گنوا رہا ہوں ۔

پاکستان اور ہندوستان کیلئے

مشترکہ امپورٹ پالیسی

نئی دہلی ۲ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کی نئی امپورٹ پالیسی پر یکم جولائی سے عمل ہونا شروع ہو چکا ہے ۔ ملک کے تقسیم ہو جانے کے بعد بھی اسی پر عمل ہوتا رہیگا اور دونوں آزاد حکومتوں کی امپورٹ پالیسی مشترکہ ہی رہے گی ۔ اگر فی الحال مشترکہ پالیسی پر عمل نہ کیا گیا ۔ تو دونوں حکومتوں کو اقتصادی لحاظ سے سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے

دونوں دستور ساز مجالس کے لیگی ارکان

بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

لاہور ۳ رجولائی آج مشرقی اور مغربی پنجاب کے موجودہ دستور ساز اسمبلی اور پاکستان اسمبلی کے امیدواروں نے اپنے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرا دیئے ۔ چونکہ دونوں علاقوں سے سوائے مسلم لیگی امیدواروں کے کسی نے کاغذات نامزدگی داخل نہیں کرائے اسلئے یہ تمام ممبر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں ۔

صوبہ سرحد ہم کو دیا جائے

افغانستان کا مطالبہ

لنڈن ۔ ۲ رجولائی حکومت افغانستان نے برطانوی حکومت کو ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں دریائے سندھ اور افغانستان کی سرحد کے درمیانی علاقے کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا ہے برطانیہ کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ حکومت برطانیہ حکومت ہند کے مشورے سے اس مطالبہ کا جواب دے گی ۔